فقہ جعفریہ اور اہل سنت کے یہاں غیر مسلم کے جسم کے پاکی وناپاکی کا حکم تفسیر کنز العرفان کی روشنی میں

Ruling on the Purity and Impurity of Non-Muslims in the Light of Jaffaria Jurisprudence and Ahl Sunnah

*داد محمد

**ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد

Abstrict:

The gist of our article is that all the aforesaid essays are three things. It has been mentioned that Allama's name and lineage, year of birth and place of birth, stages of education, and his teachers and students have been mentioned

After this, the style and features of Tafsir-e-Kanz-ul-Irfan fi Fiqh-ul-Quran compiled by Fazil Miqdad Suyuri are reviewed. The characteristics are numbered. Maktab al-Murtadhawiyyah from Tehran 1384 with the research of Respected Professor Murtaza Madrasi has been printed with high quality Zeb printing. Thirdly, this commentary has been written in the style of jurisprudential chapters. There are two cases in the beginning of the sixth that a total of seventeen (17) topics have been discussed in this commentary.

In addition, the verses related to it have been compiled under each heading and then the rulings have been deduced from it. The tenth characteristic is that the commentator, being a Shia, explains the rules in the light of the teachings of the Shia sect. By using the term, it is considered as a formal argument and inferences are derived from it.

After that the original article for the purpose for which the article was written has been reviewed in such a way that the original religion of Jaffaria jurisprudence has been presented with reference to Kanz-ul-Irfan. In support of this, two types of statements have been made regarding Jaffaria jurisprudence. The first is that the polytheist is najis laina.

After Jafaria jurisprudence, the jurists of Ahl-e-Sunnah were mentioned and their sayings were presented.

***Keywords**: Fiqah, Jafaria, Ahl Sunnah, Muslim, Non Muslim, Purity and Impuriti, Kanz ul Irfan,*

تمہید:

آج کل جب دنیا نے ایک گلوبل ویلیج یعنی ایک گاؤں کی شکل اختیار کرلی ہے اس کے جہاں فوائد بہت ہیں وہاں اس نے بہت سارے مسائل بھی جنم دئے کیونکہ ایک زمانے میں مسلم برادری ایک مقام پر رہتے تھے اور غیر مسلم دوسرے علاقے میں

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

** سابقہ چیئرمین، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

رہتے تھے بلکہ مسلم میں بھی ہر قوم کے الگ الگ علاقے ہوا کرتے تھے جن ان کے شناخت سے پہچانے جاتے تھے اور سب کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسلم محلہ ہے اور یہ غیر مسلم محلہ مگر دور جدید میں یہ دوریاں اور تفرقے ختم ہوگئے اب روز ایک دوسرے کا ملنا جلنا علاقے میں بھی اور جب ایک دوسرے کے ممالک میں جب جائے تو پھر چارہ کار نہیں ہے۔

اس قرب سے جہاں فائدے ہوئے وہاں اس کے بہت سارے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں ہمارے مسلم معاشرے کے لئے اس قرب نے جہاں اور مسائل جنم دئے وہاں یہ ایک سوال بہت زیادہ ابھرنے لگا کہ ان غیر مسلم کے ساتھ جب کوئی مسلمان تعلقات رکھتا ہے یا ان کے ساتھ کاروبار کرتا ہے یا ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اور خاص کر جب ملنے جلنے میں ہاتھ ملاتا ہے اور اس کے ہاتھ سے تیار کردہ چیزیں مسلمان لے لیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا ہاتھ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں ہاتھ ناپاک ہو جاتے ہیں؟ اور کیا ہاتھوں کا دھونا ضروری ہے؟ یہ اور ان جیسے دیگر مسائل اور سوالات کے جواب آج کل بہت ہی قابل اہمیت ہیں کیونکہ اس دور جدید میں لوگ اس جیسے مسائل کا بہت پوچھتے رہتے ہیں، ہمارا یہ مختصر سا آرٹیکل غیر مسلم کے جسم کی پاکی اور ناپاکی پر مشتمل ہے مگر ان تمام باتوں کا مدار فقہ جعفریہ کے معتمد فقہ فاضل مقداد بن عبداللہ سُیوری کی تفسیر پر ہیں یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کی ابتداء میں فاضل مقداد بن عبداللہ سُیوری اور اس کی تفسیر کا مختصر سا خاکہ پیش کر کے پیش کیا گیا اس کے بعد غیر مسلم کے جسمی پاکی اور ناپاکی کے بارے میں فقہ جعفریہ اور اہلسنت کے مشہور فقہاء کے حوالے سے مفصل گفتگو ہوئی ہے۔

سوانح مفسرِ کنزالعرفان علامہ مقداد عبداللہ سُیوری کا مختصر جائزہ:

مفسر کنزالعرفان کے مؤلف کا اسم گرامی مقداد بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن محمد حلی سُیوری ہے آپ کا تعلق بنی اسد قبیلہ سے تھا، لقب فاضل مقداد اور فاضل سُیوری ہے، علامہ فاضل مقداد کی ولادت باسعادت "سیور" میں ہوئی، "سیور" حلہ شہر کے ایک گاؤں کا نام ہے اسی لیے آپ "سُیوری" سے مشہور ہیں، اصل میں فاضل مقداد کا خاندان عراق کے مشہور شہر نجف سے تعلق رکھتے تھے۔۱۔ مقداد فاضل ۸۰ برس کے عمر میں اس دنیا فانی سے ۸۲۶ھ میں وفات پاکر عراق کے مشہور شہر نجف میں مدفون ہوئے، آپ شیعہ مسلک اثنا عشری سے تعلق رکھتے تھے اور فقہی اعتبار سے آپ کا شمار فقہ جعفریہ کے متاخرین بڑے فقہاء میں ہوتا ہے، آپ بیک وقت نہ صرف فقیہ تھے بلکہ تمام علوم کے جامع تھے، عظیم مشائخ میں شمار ہوتے تھے، آپ منقول اور معقول کے جامع تھے ایسے عالم تھے کہ بیک وقت متکلم بھی تھے اور محقق، مدقق اور عظیم فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا تھا جس نے بھی آپ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے آپ کی نیک نامی کا تذکرہ فرمایا۔۲

آپ نے دینی علوم اپنے ہی علاقہ "حلہ" اور "بغداد" میں حاصل کئے مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے نجف اشرف کا رخ کیا اور وہاں پر دینی علوم، فقہ، اصول فقہ، معانی، بیان، بدیع اور قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ علم کلام اور منطق میں مہارت حاصل کیا، فاضل مقداد صاحبِ تصانیف عالم ہے آپ نے اپنی مختصر زندگی میں ایک بہت بڑا علمی ذخیرہ ورثہ میں چھوڑا آپ کی کتابیں تحقیق اور تدقیق کا گنجینہ ہے اور فقہ جعفریہ کے علماء آج بھی آپ کے محققانہ انداز تصنیف پر فخر کرتے ہیں، معجم المؤلفین میں خطیب نے آپ کے کتابوں کی تعداد ۱۷ لکھی ہے۔۳۔ فاضل مقداد نے اپنی حیات کے آخر میں عراق کے مشہور شہر نجف میں ایک مدرسے کی بنیاد رکھی، آج کل اس مدرسے کا شمار نجف کے مشہور اور قدیمی مدارس میں ہوتا ہے یہ مدرسہ آج کل

مدرسہ سلیمیہ کے نام سے مشہور ہے اس کی وجہ شہرت مورخین نے یہ لکھا ہے کہ ۱۲۵۰ھ میں سلیم خان شیرازی نے اس مدرسے کو نئے سرے سے تعمیر کیا۔۴

کنز العرفان فی فقہ القرآن کا تعارف:

کنز العرفان فی فقہ القرآن فاضل مقداد کی فقہی تفسیر ہے جو کہ دو جلدوں میں عربی زبان میں اہل تشیع کی معتمد ترین فقہی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے اس آرٹیکل میں ہمارے تحقیق میں جو نسخۂ تفسیر ہے وہ دو جلدوں پر مشتمل مکتبہ المرتضویہ تہران سے ۱۳۸۴ محترم الاستاذ مرتضی مدرسی کے تحقیق کے ساتھ اعلی دیدہ زیب طباعت سے چھپا ہوا ہے، یہ تفسیر فقہی کتابوں اور ابواب کے اسلوب پر لکھی گئی ہے، احکام کی استنباط پر جو تفاسیر لکھی گئی ہیں مثلا: احکام القرآن از احمد بن علی الجصاص، احکام القرآن از ابن العربی وغیرہ کی روش اور طریقہ یعنی قرآنی سورتوں کی ترتیب سے جو تفاسیر لکھی گئی ہیں یہ تفسیر ان کے اندازو اسلوب کے بجائے فقہی ابواب اور موضوع بندی سے لکھی گئی ہے، اس تفسیر کے ابتداء میں دو مقدمے ہیں ان میں اسے ایک مقدمہ فاضل مقداد کی اپنی لکھی ہوئی ہے جو کہ کچھ اصول مباحث پر مشتمل ہے اور دوسرا مقدمہ محمد باقر نے فاضل مقداد اور کنز العرفان کی خصوصیات اور منہج اسلوب پر لکھا ہے۔

اس تفسیر میں کل سترہ(۱۷) موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں اور چونکہ یہ تفسیر احکام پر مشتمل ہے لہذا ہر عنوان سے متعلق قرآن پاک میں جتنی آیات آئی ہیں ان سب کو یکجاء کردیا گیا ہے اور پھر ہر آیت سے فقہی احکام مستنبط کئے گئے ہیں، کنز العرفان میں جہاں فقہی حکم اختلاف قرآءت پر مشتمل ہوتا ہے وہاں فاضل مقداد ان تمام قراءتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ المائدہ میں پاؤں کو دھونے اور مسح کے متعلق ایک نمونہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔۵

مفسر نے ہر موضوع کے عنوان کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کی ہے مفسر نے لغات کی تشریح کے لیے مشہور اہل لغت سے بھی استفادہ کیا ہے، مثلا: زمخشری، جوہری وغیرہ اور اگر کئی اہل لغت میں کسی لفظ میں اختلاف پایا جاتا ہو تو ان کے درمیان تصفیہ اور فیصلہ بھی کراتا ہے جیسا کہ ایک مقام پر لفظ "اثاث" کی لغوی تحقیق میں اس کا ایک نمونہ دیکھا جاسکتا ہے۔۶

مفسر کا مسلک شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ احکام کی وضاحت شیعہ مسلک کی تعلیمات کی روشنی میں کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مشہور چار فقہی مذاہب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں اس نمونہ کنز العرفان کے صفحہ نمبر ۱۴ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔۷۔ اہل تشیع کے یہاں "اہل بیت "بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے لہذا الفظ ان کے یہاں ایک اصطلاح ہے جو کہ دیگر فقہاء اہل تشیع کی طرح علامہ فاضل مقداد سُیوری بھی اسے استعمال کرتا رہتا ہے۔۸۔ فاضل مقداد فقہ جعفریہ کے ائمہ فقہاء میں سے ہے اس لئے جس سنی فقہی مسلک کو شیعہ فقہی مسلک کے خلاف پاتا ہے وہ اس کی تردید کرتا ہے، مصنف نے اپنے شیعہ مسلک کی حمایت اور دیگر مسالک کی رد کے لیے دو طریقے اپنائے ہیں:

(ا) مفسر اپنی تفسیر میں اکثر عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔

(ب) مفسر اپنی تفسیر میں اکثر یہ لکھتا ہے کہ یہ اہل بیت کا طریقہ رہا ہے۔۹

کنزالعرفان علامہ طبرسی کی تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن کے اسلوب پر لکھی گئی ہے۔۱۰۔ فاضل مقداد سُیوری ایک آیت سے کئی احکام مستنبط کئے ہیں، مثلاً سورت المائدہ کی آیت کریمہ کا تفسیر کرتے ہوئے اکتیس ۳۱ مسائل کا ستنباط کیا ہے۔۱۱

غیر مسلم کے جسم کا ناپاک اور نجس ہونے کا حکم:

غیر مسلم کے ساتھ مراسم تعلقات اور خاص کر ہاتھ ملانا وغیرہ ایک فقہی حکم ہے جن فقہاء اور مکتبہ فکر نے ان غیر مسلم کے بارے میں کہا کہ ان سے ہاتھ ملانے کی صورت میں چونکہ وہ نجس ہیں لہذا مسلمان کا ہاتھ بھی نجس ہو جائیگا تو اس صورت میں ان فقہاء کے متبعین کے لئے آج کل کے جدید دور میں غیر مسلم کے ساتھ تعلقات میں بڑے مسائل پیش آرہے ہیں، اس لئے ان کے لئے فقہی لحاظ سے یہ حکم واضح کرنا ضروری ہے، غیر مسلم کے جسم کے پاک یا ناپاک ہونے کے لحاظ سے اُمت کے فقہاء میں جو احکام رواج پزیر ہیں ان سب کا مدار سورت التوبہ کی یہ آیت کریمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا"[12]

" اے ایمان والو! مشرک لوگ تو سراپا ناپاکی ہیں، لہذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں"

اس آیت کریمہ کا تقاضا تو بظاہر یہ ہے کہ مشرک چونکہ نجس لعینہ ہے لہذا جب یہ مسجد نہیں جا سکتا تو اس سے اگر ہاتھ لگ جائے تو ہاتھ بھی ناپاک ہوگا، علامہ فاضل مقداد بن عبد اللہ اپنی تفسیر کنزالعرفان میں مرقوم ہے کہ:

"إنّما للحصر معناه لا نجس من الإنسان غير المشركين"[13]

" یہاں پر لفظ "انما" حصر کے لئے ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انسانوں میں مشرکین کے علاوہ کوئی بھی نجس نہیں ہے"

کنزالعرفان کے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر اور مشرک نجس اور ناپاک ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ ان کو مسجد حرام کے قریب بھی مت جانے دینا جیسا کہ کنزالعرفان میں فاضل مقداد اس آیت کے تحت رقمطراز ہے:

"المراد أمر المؤمنين أن لا يمكّنوهم منه ولذلك صدّر الآية بيا أيّها الّذين آمنوا والنهي عن الاقتراب للمبالغة أو للمنع من دخول الحرم"[14]

" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ کسی غیر مسلم کو قدرت مت دو کہ وہ حرم میں داخل ہو سکے اسی وجہ سے تو آیت کریمہ کو بھی مؤمنین کے خطاب سے اس طرح شروع فرمایا: یا أیّھاالّذین آمنوا قریب جانے سے نہی یا تو مبالغہ کے لئے ہے یا تو حرام میں دخول سے منع کرنا ہے"

اور آیت کریمہ میں مسجد حرام کے قریب جانے سے منع کا مطلب کلام میں مبالغہ پیدا کرنا ہے کہ اندر جانا تو در کنار قریب بھی مت جاو فقہ جعفریہ میں کافر مشرک ہو یا غیر مشرک سب کے سب نجس لعینہ ہیں فاضل مقداد فقہ جعفریہ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"إنّ المشركين أنجاس نجاسة عينيّة لا حكميّةوهو مذهب أصحابنا وبه قال ابن عبّاس قال:إنّ أعيانهم نجسة كالكلاب والخنازيروقال الحسن: من صافح مشركا توضّأوالوضوء قد يطلق على غسل اليد--- لافرق بينهم وبين باقي الكفّار عندنافي جميع ما تقدّم للإجماع المركّب فانّ كلّ من قال بنجاستهم عينا قال بنجاسة كلّ كافر"[۱۵]

"مشرکین کی نجاست عینیہ ہے حکمیہ نہیں ہے یہی ہمارے امامیہ کا مذہب ہے۔ یہی بات ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی ہے فرمایا کہ ان کا عین نجس ہیں جیسا کہ ایک کتا اور خنزیر ہوتا ہے، حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس نے مشرک سے مصافحہ کیا اسے چاہئے کہ وضو کرے یعنی ہاتھ دھولے کیونکہ وضو صرف ہاتھ دھونے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے امامیہ کے نزدیک مشرکین اور دیگر کفار کے درمیان تمام چیزوں میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اس پر اجماع مرکب ہے۔ کیونکہ جس نے بھی ان کے نجاست عینی کا قول اختیار کیا ہے انہوں نے یہ حکم مشرک تک محدود نہیں کیا بلکہ تمام کفار کو نجس عین کہا ہے"

کنز العرفان کی اس عبارت میں دو چیزوں کا ذکر ہے پہلا یہ مشرک نجس لعینہ ہے لہٰذا مسجد حرام کے قریب نہ جائے، دوسرا یہ کہ دیگر کفار بھی مشرکین کی طرح نجس لعینہ ہیں یہ دونوں احکام انہوں نے اپنے امامیہ کی طرف منسوب کئے ہیں یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اس حکم کا کچھ پیش منظر بیان کیا جائے تا کہ اصل حکم سمجھنے میں آسانی ہو۔

یہ آیت سنہ ۹ ہجری میں نازل ہوئی اسی سال آنحضرت ﷺ نے حضرت علی (رض) کو حضرت ابو بکر صدیق (رض) کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ مجمع حج میں اعلان کر دو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ننگا شخص بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اس شرعی حکم کو اللہ تعالیٰ قادر وقیوم نے یوں ہی پورا کیا کہ نہ وہاں مشرکوں کو داخلہ نصیب ہوا نہ کسی نے اس کے بعد عریانی کی حالت میں اللہ کے گھر کا طواف کیا۔۱۶۔ فرمان رسول اکرم ﷺ ہے کہ ہماری اس مسجد میں اس کے بعد سوائے معاہدہ والے اور تمہارے غلاموں کے اور کوئی کافر نہ آئے۔۱۷۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمان جاری کر دیا تھا کہ یہود و نصرانی کو مسلمانوں کی مسجدوں میں نہ آنے دو ان کا یہ امتناعی حکم اسی آیت کے تحت تھا، اس پس منظر کو دیکھتے ہوئے یہ آیت مشرکوں کی نجاست پر بھی دلیل واثق ہے، صحیح حدیث میں ہے کہ:

"المؤمن لاينجس"[۱۸]

"مومن نجس نہیں ہوتا"

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ کافر نجس ہے مگر نجاست میں کونسی نجاست امامیہ کی وکالت میں تو علامہ فاضل مقداد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نجاست لعینہ ہے اس کے علاوہ جو روایات ان کے نجس ہونے پر دلالت کرتی ہیں فقہ جعفریہ میں ان کا ایک نمونہ سعید الاعرج کی روایت صحیحہ ہے:

"سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ علیه السلام عَنْ سُؤرِالْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ، فَقَالَ: لَا"[۱۹]

"میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: یہودی اور عیسائی کے جھوٹے سے (استفادہ کیا جاسکتا ہے)؟ فرمایا: نہیں"

مگر محمد حسن زمانی، طہارت و نجاست اہل کتاب و مشرکان در فقہ اسلامی میں لکھتے ہیں کہ یہ حکم شرعی ہے یعنی حکمی نجاست ہے لعینہ نہیں جنہوں نے لعینہ لکھا ہے اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے:

"اس آیہ میں "نجس" کا لفظ حکمِ شرعی کی طرف اشارہ کرتا ہے یا مشرکین کی باطنی پلیدی کی طرف، اس میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے"[۲۰]

اس کے علاوہ جو روایات ان کے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان کا ایک نمونہ عیص بن قاسم کی روایت صحیحہ ہے:

"سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ علیه السلام عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْيَهُودِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ،وَالْمَجُوسِيِّ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ مِنْ طَعَامِكَ وَ تَوَضَّأَ فَلَا بَأْسَ"[۲۱]

"میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہودی، عیسائی اور مجوسی کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اگر کھانا تمہارا ہو اور وہ اپنے ہاتھوں کو دھولے تو کوئی حرج نہیں۔"

ان روایات کے اندر تطبیق دیتے ہوئے آیت اللہ شیخ باقر اپنی تالیف "دروس تمهيدية في الفقه الاستدلالي" میں لکھتے ہیں کہ:

"بہتر ہے یہ کہا جائے کہ نجس ہونے پر دلالت کرنے والی روایات ان کفار کے ذاتاً نجس ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ کسی نجس چیز کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے ان کی عارضی نجاست پر دلالت کرتی ہے۔ گویا روایات یہ کہنا چاہتی ہیں کہ قاعدہ "اصالۃ طہارت" صرف مسلمان پر جاری ہوگا نہ کہ اہل کتاب پر اسی لئے دوسری روایت کہہ رہی ہے کہ اگر کھانا آپ کا ہو اور وہ کافر اپنے ہاتھوں کو دھولے تو اس کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علاوہ بر ایں یہ احتمال بھی ہے کہ شاید آیت مجیدہ میں نجس سے مراد معنوی نجاست ہو نہ کہ وہ نجاست جس میں ہم بحث کر رہے ہیں"[۲۲]

تطبیق تو ہوگی مگر فقہ جعفریہ میں فتوی اس قول پر نہیں ہے بلکہ مفتی بہ قول یہ ہے کہ کوئی بھی کافر خواہ وہ کسی قسم کا ہو نجس لعینیہ ہے جیسا کہ اس بحث کے خاتمے پر آیت اللہ شیخ باقر فرماتے ہیں کہ:

"یہ ساری باتیں فقہی اور اصولی استدلال کا تقاضا ہیں لیکن مشہور فتویٰ کے راستے سے نہیں ہٹنا چاہئے"[۲۳]

جبکہ اہلسنت کے یہاں کافر نجس لعینہ نہیں ہے جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھاہے کہ جمہور کا قول یہ ہے کہ مشرک نجس لعینہ نہیں ہے، حافظ صاحب کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"فَالْجُمْهُورُعَلَى أَنَّهُ لَيسَ بِنَجِسِ الْبَدَنِ وَالذَّاتِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحَلَّ طَعَامَ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَذَهَبَ بَعْضُ الظَّاهِرِيَّةِ إِلَى نَجَاسَةِ أَبْدَانِهِمْ"[۲۴]

"جمہور کا قول تو یہ ہے کہ نجس نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال کیا ہے۔ بعض ظاہریہ کہتے ہیں کہ مشرکوں کے بدن بھی ناپاک ہی"

معروف مفسر امام جریر طبری رحمہ اللہ علیہ نے اسے نجاست حکمیہ قرار دیاہے جیسا کہ بے وضو اور غسل جنابت والی نجاست ہے چنانچہ جامع البیان میں فرماتے ہیں کہ:

"قوله: (إنما المشركون نجس) لا أعلم قتادة إلا قال: "النجس" الجنابة"[۲۵]

"قتادہ کے بارے میں مجھے اس سے زیادہ کوئی علم نہیں ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس سے نجاست جنابت مراد ہے"

جہاں تک بات ہے نجاست عینہ کا تو ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے اسے ظاہریہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھاہے کہ:

"وَذَهَبَ بَعْضُ الظَّاهِرِيَّةِ إِلَى نَجَاسَةِ أَبْدَانِهِمْ، وَقَالَ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ مَنْ صَافَحَهُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ"[۲۶]

"بعض ظاہریہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد نجاست بدن (یعنی نجاست لعینہ) ہے اشعث بن حسن فرماتے ہیں کہ جو مشرک سے ہاتھ ملائے تو وضو کرے"

حافظ عمادالدین ابن کثیرؒ کے اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ مشرکین کے نجس ہونے سے مراد یہ کہ وہ اپنے عقائد اور باطل نظریات کی وجہ سے ناپاک ہیں نہ کہ نجاست عینی کی وجہ سے نجس ہیں۔

یہ مذاہب تو امامیہ اور جمہور کے تھے جبکہ فاضل مقداد رحمہ اللہ علیہ نے اس کے علاوہ دیگر مذاہب کا بھی تذکرہ بیان کیاہے، مگر اس سے پہلے یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم نے مشرکین کو نجس کس اعتبار سے قرار دیاہے، اگر ظاہری نجاست یا معنوی جنابت والے شخص یا حیض ونفاس والی عورت کا داخلہ کسی مسجد میں جائز نہیں، اور اگر اس میں نجاست سے مراد کفروشرک کی باطنی نجاست ہے تو ممکن ہے کہ اس کا حکم ظاہری نجاست سے مختلف ہو۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ فقہائے مدینہ امام مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ مشرکین ہر معنی کے اعتبار سے نجس ہیں، ظاہری نجاست سے بھی عموماً اجتناب نہیں کرتے اور جنابت وغیرہ کے بعد غسل کا بھی اہتمام نہیں کرتے، اور کفر و شرک کی باطنی نجاست تو ان میں ہے ہی، اس لئے یہ حکم تمام مشرکین اور تمام مساجد کے لئے عام ہے، اور اس کی دلیل میں حضرت عمر بن عبد العزیز کا یہ فرمان پیش کیا جس میں انہوں نے امراء بلاد کو ہدایت کی تھی کہ کفار کو مساجد میں داخل نہ ہونے دیں۔[٢٧] نیز یہ کہ حدیث میں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے:

"فإِنِّي لاأُحِلُّ المسجدَلحائِضٍ ولاجُنُبٍ"[٢٨]

"یعنی مسجد میں داخل ہونا کسی حائضہ عورت یا جنبی شخص کیلئے میں حلال نہیں سمجھتا"

اور مشرکین و کفار عموماً حالت جنابت میں غسل کا اہتمام نہیں کرتے، اس لئے ان کا داخلہ مساجد میں ممنوع ہے، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ:

"وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ:الْآيَةُ عَامَّةٌ فِي سَائِرِ الْمُشْرِكِينَ، خَاصَّةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ،وَلَا يُمْنَعُونَ مِنْ دُخُولِ غَيْرِهِ،فَأَبَاحَ دُخُولَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي سَائِرِالْمَسَاجِدِ"[٢٩]

"امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم مشرکین اور کفار اہل کتاب سب کے لئے عام ہے، مگر مسجد حرام کے لئے مخصوص ہے دوسری مساجد میں ان کا داخلہ ممنوع نہیں"

اور دلیل میں ثمامہ ابن آثال کا واقعہ پیش کرتے ہیں کہ مسلمان ہونے سے پہلے جب یہ گرفتار ہوئے تو آپ ﷺ نے اسے مسجد نبوی میں باندھ لیا تھا:

" فَقَدْ رَبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَامَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُشْرِكٌ"[٣٠]

"رسول اللہ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا تھا"

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک آیت میں جس نجاست کا تذکرہ ہوا ہے وہ نجاست اعتقادی اور حکمی ہے نہ کہ حقیقی اور عینی اور مشرکین کو مسجد حرام کے قریب جانے سے منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سال سے ان کو مشرکانہ طرز پر حج و عمرہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی، اور دلیل یہ ہے کہ جس وقت موسم حج میں حضرت علی مرتضیٰ کے ذریعہ اعلان براءت کردیا گیا تو اس میں اعلان اسی کا تھا کہ:

"أَنْ لاَ يَحُجَّنَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ"[٣١]

جس میں ظاہر کردیا گیا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرسکے گا، اس لئے اس آیت میں:

" فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ"[٣٢]

"لہٰذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں"

حدیث کے پیش نظر اس آیت کے معنی بھی اس اعلان کے مطابق یہی ہیں کہ ان کو حج و عمرہ کی ممانعت کر دی گئی، اور کسی ضرورت سے باجازت امیر المؤمنین داخل ہو سکتے ہیں، وفد ثقیف کا واقعہ اس کا شاہد ہے کہ فتح مکہ کے بعد جب ان کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا حالانکہ یہ لوگ اس وقت کافر تھے، صحابہ کرام نے عرض بھی کیا یا رسول اللہ یہ نجس قوم ہے، تو آپ نے فرمایا کہ مسجد کی زمین پر ان لوگوں کی نجاست کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اس روایت نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ قرآن کریم میں مشرکین کو نجس کہنے سے ان کی نجاست کفر و شرک مراد ہے، جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ کا مسلک ہے اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا الا أن يكون عبدااو أحدا من أهل الذمة"٣٣

"مشرکین اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائیں مگر یہ کہ کوئی غلام ہو یا کوئی شخص ذمی ہو"

یہ حدیث بھی اسی کی شاہد ہے کہ نجاست ظاہری کو سبب قرار دے کر مشرکین کو مسجد حرام سے نہیں روکا گیا ورنہ اس میں غلام اور جاریہ کی کوئی تخصیص نہ تھی، بلکہ بنیاد اصل کفر و شرک اور ان کے غلبہ کا خطرہ ہے، غلام و کنیز میں یہ خطرہ نہیں، ان کو اجازت دے دی گئی، اس کے علاوہ ظاہری نجاست کے اعتبار سے تو مسلمان بھی اس میں داخل ہیں کہ نجاست یا حدث اکبر کی حالت میں ان کے لئے بھی مسجد حرام داخلہ ممنوع ہے۔

اس بحث کا نچوڑ یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں کلمہ اِنَّمَا لایا گیا ہے جو حصر کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ کے معنی یہ ہو گئے کہ مشرکین نری نجاست ہی ہیں، اور صحیح بات یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین میں تینوں قسم کی نجاستیں ہوتی ہیں، کیونکہ بہت سی ظاہری ناپاک چیزوں کو وہ ناپاک نہیں سمجھتے اس لئے ان ظاہری نجاستوں سے بھی نہیں بچتے جیسے شراب اور اس سے بنی ہوئی چیزیں، اور معنوی نجاست سے غسل جنابت وغیرہ کے تو وہ معتقد ہی نہیں، اسی طرح عقائد فاسدہ اور اخلاق رذیلہ کو بھی وہ کچھ نہیں سمجھتے، کفار و مشرکین تو کیا کوئی مسلمان بھی ظاہری نجاست یا حالت جنابت میں کسی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا، اور عام کفار و مشرکین ہوں یا اہل کتاب وہ بھی عموماً ان نجاسات سے پاک نہیں ہوتے، اس لئے بلا ضرورت شدیدہ ان کا داخلہ بھی کسی مسجد میں جائز نہیں۔

دوسرا حکم یہ کہ نجس اور نجاست کسی مشرک کے ساتھ خاص نہیں ہے تمام غیر مسلم اس میں شامل ہیں خواں وہ مشرک ہو یا دیگر غیر مسلم اور یہی تحقیقی قول ہے جیسا کہ امام عبد الرحمان جزری رحمہ اللہ علیہ نے الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے:

"فقہ میں جس کافر کی نجاست کی بات ہوتی ہی اس سے مراد غیر مسلمان ہیں۔ شیعہ فقہاء سات گروہ کو کافر اور نجس (البتہ بعض موارد میں اختلاف کے ساتھ) سمجھتے ہیں: ۱۔ خدا کا منکر ۲۔ مشرکین (یعنی وہ لوگ جو خدا کیلئے کسی کو شریک قرار دیتے ہیں۔) ۳۔ ضروریات دین کو جانتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کا جان بوجھ کر انکار

کرنے والا۔ ۴۔ وہ لوگ جو حضرت محمدؐ کی نبوت کو قبول نہ کرتے ہوں۔ ۵۔ وہ لوگ جو ائمہ معصومینؑ کو گالی گلوچ کرتے ہوں یا ان سے دشمنی رکھتے ہوں؛ جیسے خارجی اور ناصبی۔ ۶۔ غالی (یعنی وہ لوگ جو ائمہؑ میں سے کسی ایک کو خدا قرار دے خدا کا ان میں حلول کرنے کا عقیدہ رکھے۔ ۷۔ تحریف شدہ آسمانی ادیان کے ماننے والے جیسے یہودی اور عیسائی (البتہ اس بارے میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے)"[۳۴]

امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ یہ کسی مشرک اور بت پرست کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تمام غیر مسلم اس حکم میں شام ہیں:

"وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْآيَةُ عَامَّةٌ فِي سَائِرِ الْمُشْرِكِينَ"[۳۵]

امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم مشرکین اور کفار اہل کتاب سب کے لئے عام ہے"

علامہ آلوسی بغدادی رحمہ اللہ علیہ روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ:

"ولا فرق بين عبدة الأصنام وغيرهم من أصناف الكفارفي ذلك"[۳۶]

"اس حوالے سے مشرک اور دیگر کفار میں کوئی فرق نہیں ہے"

یعنی مشرک ہو یا اس کے علاوہ دیگر غیر مسلم سب کے سب اس حکم میں برابر کے شریک ہیں اور یہی عقل سلیم کا بھی تقاضا ہے کہ جب نجاست باطنی اور عقیدہ کی ہے تو ان سب میں برابر ہونا چاہیے۔

خلاصہ کلام یہ کہ مذکورہ مضمون کا مدار تین چیزیں ہیں مفسر کنزالعرفان کی زندگی کی روداد اس کے تفسیر کی اجمالی خاکہ اور اس کے بعد غیر مسلم کے جسم کے پاک اور ناپاک ہونے پر گفتگو کی گئی ہے سب سے پہلے ایک مختصر سا تمہید ہے اس کے بعد فاضل مقداد سیوری کی سوانح حیات کو مختصر انداز میں یوں جمع کیا گیا ہے کہ علامہ کا نام ونسب، سن پیدائش اور جائے پیدائش تعلیم کے مراحل، اور آپ کے اساتذہ کرام اور شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ فاضل مقداد سیوری کی تالیفات پر مختصر سا تبصرہ کرنے کے بعد آپ کی جائے وفات اور تاریخ وفات کی تعین بھی کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد فاضل مقداد سیوری کی تالیف کردہ تفسیر کنزالعرفان فی فقہ القرآن کے اسلوب اور خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے، خصوصیات کو نمبر وار بیان کئے گئے ہیں پہلی خصوصیت یہ کہ تفسیر کنزالعرفان اہل تشیع کی معتمد ترین فقہی تفاسیر میں شمار ہو تی ہے، دوسری یہ کہ ہمارے تحقیق میں جو نسخۂ تفسیر ہے وہ دو جلدوں پر مشتمل مکتبہ المرتضویہ تہران سے ۱۳۸۴ محترم الاستاذ مرتضی مدرسی کے تحقیق کے ساتھ اعلی دیدہ زیب طباعت سے چھپا ہوا ہے، تیسری یہ کہ یہ تفسیر فقہی ابواب کے اسلوب پر لکھی گئی ہے، چوتھی یہ کہ احکام کی استنباط پر جو تفاسیر لکھی گئی ہیں اس تفسیر کا انداز ان سے مختلف ہے، پانچوی یہ کہ اس کتاب کے ابتداء میں دو مقدمے ہیں چھٹی یہ کہ اس تفسیر میں کل سترہ (۱۷) موضوعات کو زیر بحث لائے گئے ہیں، ساتوی یہ کہ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ آیات کو جمع کر دیا گیا ہیں پھر اس سے احکام کا استنباط کیا گیا ہے، آٹھواں یہ کہ کنزالعرفان میں جہاں فقہی حکم اختلاف قرآءت

پر مشتمل ہوتا ہے وہاں فاضل مقداد ان تمام قراءتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، نواں یہ کہ مفسر لغات کی تشریح کے لیے مشہور اہل لغت سے استفادہ کرتے ہیں، دسویں خصوصیت یہ کہ مفسر کا مسلک شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ احکام کی وضاحت شیعہ مسلک کی تعلیمات کی روشنی میں کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مشہور چار فقہی مذاہب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں گیارھویں خصوصیت یہ کہ اہل بیت کی اصطلاح استعمال کرکے اس کو باقاعدہ دلیل مانتے ہیں اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہے اور تفسیر کنزالعرفان طبرسی کی تفسیر مجمع البیان کے اسلوب کا ایک تفسیری نمونہ ہے۔

اس کے بعد اصلی مضمون جس مقصد کے لئے آرٹیکل لکھا گیا تھا اس کا جائزہ لیا گیا ہے وہ اس طرح کہ کنزالعرفان کے حوالے سے فقہ جعفریہ کا اصل مذہب پیش کیا گیا کہ کافر نجس لعینہ ہے لہذا اسے چھونے اور ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جائنگے اور مومنوں کو حکم ہے کہ اسے مسجد حرام اور دیگر مساجد میں داخل ہونے کی اجازت دنہ دی جائے اس کی تائید میں فقہ جعفریہ کے حوالے سے دو قسم کے اقوال پیش کئے گئے پہلا یہ کہ مشرک نجس لعینہ ہے دوسرا یہ کہ اس نجاست سے نجاست اعتقادیہ مراد ہے پھر ان کے درمیان تطبیق کا بیان ہوا اور ساتھ ساتھ فقہ جعفریہ کا مفتی بہ قول کا بھی تذکرہ ہوا کہ مفتی اس پر ہے کہ کافر نجس لعینہ ہے۔

فقہ جعفریہ کے بعد اہل سنت کے فقہاء کا تذکرہ ہوا اور ان کے اقوال پیش کئے گئے اہل سنت کا متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ کافر نجس تو ہے مگر نجاست حکمیہ اعتقادیہ ہے نہ کہ نجاست حقیقی اور لعینہ ہے اس حوالے سے اہل سنت کے فقہاء کرام کے مشہور فقہاء اور مفسرین کے اقوال پیش کے گئے۔

References

1 Tehrani:Alama,Aaqa Buzarg,Dar ul Azwa a,2005,Vol:1,page:513

2 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Muqadima Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Tehran: Maktabah Al Murtadhawiyyah,1384,Vol:1,Page:4

3 Khateeb, Mujam Ul Mulefeen Mufaseroon,Publishir: Murtazawi, Page:95

4 https://ur.Wikishia.net

5 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Vol:1,page:12

6 Aezan,Vol:1,Page:79

7 Aezan,Vol:1,Page:14

8 Aezan,Vol:1,Page:46

9 Hariri: Ghulam Muhammad Prof. Tarikh Tafsir Wa Mufasirin, Faisal Aabad: Malak And Sanz, 2000, Page:619

10 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Vol:1,page:15

11 Aezan,Vol:1,Page:30

12 Sura Al Tubah,9:27

13 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Vol:1,page:45

14 Aezan

15 Aezan

16 Ibn Kasir: Abul fida Ismail Bin Umar, Tafsir Ul Quran ul Azim, Berot: DarUlKutoobAlElmia,1419,Vol:3,Page:8

17 Suyuti: Jalaluddin,Al Dur Al Mansoor,Berot:Vol:3,Page:226

18 Bukhari: Muhammad Bin Ismail(1938) Al Jami Al Sahih,Kitab Ul Ghosal, Bab Araq Ul Junbe, Wa Ana Al Muslim La Yonajiso,Berot:Dar Ul Tooq Al Najat,Hadit:283,Vol:1,Page:65

19 Kashani: Muhammad Musin, Al Wafi, Esfahan: Maktabah Amirul Ul Muminin Ali,Vol:20,Page:654

20 Zamani: Muhammad Hasan, Taharat Wa Najasat Ahl Kitab Wa Mushrikan Dar Fiqh Islami, Qom:Advertising Office Islami Hoza Elmiya1378,Page:354

21 Najafi: Muhsin Ali, Balagh ul Quran, Lah,re:Misbah Ul Quran Trust,2005,Page:143

22 Erwani: Aayatullah Shaikh Baqir, Doroos Tamhidiya Filughat Al Istidlali,Qom: Maktaba Zawi U Qurba,1999Vol:1,Page:55

23 Aezan

24 Ibn Kasir: Abul fida Ismail Bin Umar, Tafsir Ul Quran ul Azim,Vol:4,Page116

25 Tibri: Muhammad Bin Jarir Al Tibri,"Jami Ul Bayan An Taweel Ay Al Quran,Darul Hijrah,Print:1,1422,Vol:14,Page:191

26 Ibn Kasir: Abul fida Ismail Bin Umar, Tafsir Ul Quran ul Azim,Vol:4,Page116

27 Qurtobi: Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed, Al Jami Li Ahkam ul Quran, Tafsir Al Qurtobi, Qahira: Dar Ul Kotub Al Misriyah,Print:2,1384,Vol:1,Page:105

28 Sajistani: Abu Dawood Sulaiman Bin Ashas, Al Sunan, Kitab Al Taharat, Bab Ul Junobi Yad Kholo Ul Masjid,Berot:Dar Ul Risalah,2009,Hadith:232,Vol:1,Page:167

29 Qurtobi: Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed, Al Jami Li Ahkam ul Quran, Tafsir A lQurtobi ,Vol:8,Page:105

30 Shafa e : Muhammad Bin Idrees, "Ahkam Ul Quran",Qahira:Maktaba al Hali,print:2,1414,Vol:4,Page;34

31 Bukhari: Muhammad Bin Ismail(1938) Al Jami Al Sahih,Kitab Ul Tafsir bab إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ Hadith:4657:Vol:6,Page:65

32 Sura Al Tubah,9:28

33 Suyuti: Jalaluddin,Al Dur Al Mansoor,Vol:3,Page:226

34 Al Jaziri:Abdul Rehman Bin Muhammad,Al Fiqhu Ala Al Mazahib Al Arbiah, Berot: Darul Kotub Al aalamiah, Print:2,1424,2003,Vol:1,Page:73

35 Qurtobi: Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed, Al Jami Li Ahkam ul Quran, TafsirAlQurtobi,Vol:8,Page:105

36 Alosi:Mehmood,Tafsir Rohul Maani,Berot:Darul Kotub Al Aalamiah, 1415,Vol:5,Page:269